جلد ۱۲ بمبئی دوشنبہ ۱۱ شوال المکرم ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۸ نومبر ۱۹۰۷ء نمبر ۱۸۱

مقدمۃ الجیش

ناحق غل مچاتے تھے

بلوہ راولپنڈی کے متعلق جو شیطنی فرقہ نے آسمان سر پر اوٹھا رکھا تھا گورنمنٹ نے ہماری قلم پر گرہ باندہ لی ہے۔ پولیس اسکے کارپرداز کی بہت خفت ہوگئی ہے جسکو چاہتی تھی پھانس لیتی ہے۔ بلوہ کے سلسلہ میں بڑے بڑے معززوں کیدن بیرسٹروں کو پھانس لیا ہے ان سبکا پولندہ ہوگیا۔ تو راولپنڈی بند و بند سے خالی ہوجائیگا۔ غرض پرگرہ بند وا اخبارات گورنمنٹ کو ظالم ستمگر ثابت کرنے میں کوئی کسر نہیں اوٹھا رکھی ہے۔ وہ پر سمجھے کہ عدالت کسی قانونی غبائل کو اپنے دائرہ [illegible]

صورت حال

یہی کہنی ہی کہ جیلخانہ اعلیٰ درجہ کا قیدی حال ہوگا مگر عدالت نے وہی کیا جو ازروے انصاف چاہیے تھا۔ پولیس کی محنت اور بدنامی کا ذرا بھی خیال نہ کیا۔ تمام ملزمین میں سے چھنٹے چھنٹے صرف ۱۰ کی کھیپ رہ گئی تھی اوسکی بابت بھی مجسٹریٹ صاحب نے خیال کیا کہ یہ تین تیرہ اچھے نہیں رہیگا۔ نہ گورنمنٹ پر اسکی نحوست چھا جاے اسلئے اونمیں سے بھی سات کو نکال باہر کیا۔ ایک گروس ملزمین ہیں سے صرف آدھا درجن رہگئے۔ چنانچہ کسیکو دو کسیکو تین کسیکو چار کسیکو پانچ کسیکو سات غرض برحسب لیاقت لڈو کردیا۔ ایک صاحب لڑکا ہی تھا [illegible]

اچھا مور ناچا

مسٹر مور اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر راولپنڈی کا واقعہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ وہ بد و شریف عورت و ہو کر دیکر و بوج بیٹھے اسکے متعلق کیس دائر تھا عوام کو خیال تھا کہ قرار واقعی سزا ملیگی مگر بیچاری کہ جس سے ریسیوں کے دل شکستہ ہوجاتے ہیں۔ مسٹر صاحب بری کردئے گئے بناز بریت یہ قرار دیگئی کہ مسٹر مور نے اپنے بیان کے واقعہ اگر بات دیکھی اوس عورت پر شور مچایا تو کیا گناہ کیا۔ مسٹر مور کا بیان ہے کہ وہ عورت فاحشہ تھی [illegible] بیچاری مور کو معصوم سمجھنا ہے۔ یہ علم ہنستے ہی مسٹر مور دم دبا کے ہوئے چل کھڑے ہوئے [illegible] ملتی رہگئی اب دیکھیں ہو جکام مسٹر مور کی [illegible] کیا کارروائی کرتی ہیں [illegible]

اپنے اچھے پاپ کا پچتانا

پنجاب ... بہت ... اور ... اور ہندوستان کے پیچھے ... سے ... خواہ مخواہ بھی ایک طوفان بے تمیزی برپا کر دیا۔ فوجی سپاہیوں نے الگ مخبری کر دی۔ انہوں نے گو بہت احتیاط سے کام لیا مگر دوسرے گرو ہندوں نے دوسرے دست پرست دوسرے رنگوں پہنچے۔ سرکار کا ... پنجابی ہندوؤں کے خاطر تمام غرضوں نے بزدلی سے ... نامردگی ان دونوں سے قطعی تعلق نہیں بلکہ بے تعلق ظاہر کیا سب سے بڑے اچنبھے کی بات تو یہ ہے کہ ہندوستان کو دین و دنیا کے زوال سے آزاد کرنے والی آریہ سماج نے اس بے وفائی میں سب سے زیادہ پیش قدمی کی۔ تھوڑے ہی دنوں کے پہلے یا تو وہی پیش پیش تھے۔ آریہ سماج کی شرن کے ایجنٹ تھے۔ اور مصیبت پڑی تو آریہ سماج اور لالہ ... تھی۔ الغرض یہ ہمدردی ... تو یہ ہے کہ ان لیڈروں پنجاب کی رہائی ... سالگرہ کے صدقہ میں ہوئی ہو یا کسی اور وجہ سے تو بہت کچھ ... اور ... کی مساعی جمیلہ کو نہیں ... کو تو ایک ... بند ... تھی۔ انگریزی اخباروں میں انکی صفائی اور ... مضمون ... نے لکھا۔ امپیریل کونسل میں جب ... کی بڑی ... اسکے متعلق گفتگو کرتے ہے۔ ایسا تو پایا ہے کہ ... کا اثر حکام پر کچھ ہی ... یا گورنمنٹ کے خیالات میں تغیر ہوا ہو۔ ... اور ... ایک بھی ... کے ... بند ... ممکن ہے کہ ... تو یہ ... ہو ...

ہز اکسلنسی گورنر بمبئی کی ہمدردی

بمبئی کے گورنر صاحب بہادر نے ... کی رعایائے ہند کی معاملہ ... اور ... نفیس اس علاقہ کے لوگوں کی قابل ... متاثر ہو کر رعایا کے ... وکیل ... گورنمنٹ کے ... شہر ... مالکان واڈیٹران دیسی اخبارات سے ایک نہایت ہی درد انگیز اور قابل عمل اپیل کی ہے جس میں انگلینڈ اور ہندوستان کے اپنی تحقیقات کے نتیجے ظاہر کئے ہیں۔ اور ... میں ... تدبیر ... کی ... ہے۔ ... کی ... کہ جن مقامات میں طاعون کا اثر پھیلتا جاتا ہو وہاں سے ہٹ جانا اور ... مقامات میں قیام کرنا مگر گورنر صاحب نے بہت ٹھیک سوچا کہ یہ ... تو دولتمند ہی ... سکتے ہیں۔ غریبوں سے ... کیونکر ممکن ہے۔ دوسری تدبیر ... چوہوں کا ہلاک کرنا اسلئے ... اور مشاہدہ سے بخوبی ثابت ہو چکا ہے کہ پلیگ کی دیوی کی سواری انہیں پر گشت کرتی ہے۔ ... بعض ... مرغی ... آدمیوں سے زیادہ چوہوں کی جانوں کو قیمتی سمجھتے ہیں۔ اور ... قوموں کے مذہبی خیالات ... نہیں ... نہیں ... بلکہ ... یہ تدبیر ... تیسری ... ٹیکا لگوانا ... تھا اور ... کی ... اور ... کی ... گورنر صاحب ... ہیں کہ میری بات پر اعتبار کرو اور ٹیکا لگوا جاؤ۔ ... ذرا سی تکلیف ہوتی ہے۔ ... جیسے چیچک کا ٹیکا لگایا جاتا ہے ... کے مقابلہ میں یہ تکلیف کوئی چیز نہیں ہے۔ ہماری ... ٹیکا ... کے ... اور ...

صاحب بہادر کی ریش مبارک

پولیس کا محکمہ ایک ... ہی ... پر ... اسکے افسروں کے نادر شاہی ... گورنمنٹ ... کی وضعداری کا ... مذہب کا خیال۔ ... خیال ہوا ... پھر کیا مجال ... قوم ہی ... چنانچہ ضلع باندہ کے سپرنٹنڈنٹ صاحب کی بابت ایک چٹھی سلامت علی ... کی ... اخبار میں شائع ہوئی ہے۔ وہ اگر سچ ہے تو گورنمنٹ کو ضرور توجہ کرنی چاہئے۔ ... معاملات میں فاتح قوم کی ... رعایا ... سکتی ہے مگر مذہبی معاملات میں برداشت ناممکن ہے۔ اور یہی ایسی ... ہیں جو ... کے دماغوں میں شورش کا مادہ پیدا کر دیتی ہیں۔ کانسٹیبل مذکور لکھتا ہے کہ صاحب نے مجھے داڑھی کا صفایا ... کا حکم دیا۔ میں نے ایک کتاب ... کی ... اس میں صاف طور پر ممانعت ہے۔ صاحب نے اسکو پڑھا اور جھلا کے میز پر کتاب پٹک دی۔ اور ... کہ ... مذہب ... میں خراب کر ڈالیں ... ٹیکا ... سے دونوں ... اور داڑھی ... کا حکم دیا۔ مجبوراً میں نے استعفا داخل کر دیا۔ میری ... وزیر ہند۔ وائسرائے۔ لفٹنٹ گورنر ... انسپکٹر جنرل پولیس کی خدمت میں عرضداشت روانہ کر دی ہے۔

... میں نہیں آیا کہ صاحب بہادر کو کیا سوجھی ... سلامت علی کی داڑھی اگر سلامت رہتی تو کیا نقصان تھا ... جب اسکی ضرورت ... نہیں ...

اودھم مچانیکے اوستاد

بلوۂ کلکتہ کے متعلق بنگالی جو کچھ پولیس علی الاعلان
کو ہی اسکا باعث قرار دئے ہوئے تھے اسلیئے
انہوں نے خیال کیا کہ پولیس سرکاری ہے اور کل
پولیس کی لہذا باقاعدہ تفتیش کا نتیجہ معلوم
جبہر جو کچھ مصیبتیں پڑینگی وہ تو بھگتینگے مگر
مگر پولیس کی کارگذاری تو نشت از بام کردیں
لہذا انہوں نے چاندنی چوک کا چرخہ چلانا شروع
کردیا۔ بقول شخصے کہ رشتہ در گردنم افگندہ دوست
میکشد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست۔ انہوں نے اپنے طور پر ایک کمیشن قائم
کرکے بلکہ ڈھکے چھپے معاملات کی اودھیڑ بن
شروع کردی۔ سرکار کے سر پر احسان کا ٹوکرا
رکھکر گھر کی عدالت بنا بیٹھے۔ اور مخبری کی حیثیت
کی نقل اوتارنے لگے۔ گھر کی منصف کرسی۔ گھر
کی عدالت۔ گھر کے گواہ۔ اور گھر ہی بیٹھے تو صبح
سے شام شام سے صبح کردی۔ جہان تک کو
ہمدردی کا موقعہ دکھانے کے لیئے ڈھونڈھ ڈھونڈھ
دیا۔ کہ معلوم ہوتا ہے یاران گذشتہ زمان کے کیسے
ہی جاتے ہیں انکی عدالت میں آتے ہیں گویا
انہونی تھی مگر جو کچھ ہے کالی مائی کی سیاہی
کی سوگند کھا کر۔ دل دکھے دل جلے۔ اس موقعہ
کو غنیمت سمجھے۔ ڈھکوسلا اوڑھنے والے بیٹھے بٹھائے پہلے
پھوڑنے والے غول کے غول آنے لگے۔ دو
ہفتہ کے اندر اندر لوگوں کے بیانات کیسے
گھسائے کہ سیاہ کاروں کے نامۂ اعمال
سے بھی لمبا چوڑا دفتر "این دفتر بے معنی
غرق مے ناب اولے" کا مصداق طیار
کرڈالا۔ تماشا یہ کہ انمیں رکھا گیا غیر اتنو
کو پاس بھی پھٹکنے دیا۔ موٹی موٹی تونڈ
والے بڑی بڑی ہانک گئے۔ اونچی.......

اونچی چوٹی والوں کے بیانات

قلمبند کیئے۔ جن کی تعداد ۱۰۰ کے لگ بھگ
پہنچی۔ ۱۰ اڈیٹر۔ ۵ ڈاکٹر۔ ایک انجنیئر۔ ۱۱
گریجویٹ۔ یہ اودھم فرقہ کے سرخیل ہیں جنکا
ہر فقرہ اصول اور ہر قول کانٹے کی تول سمجھا
جاتا ہے۔ سب کے سب یکزبان ہو کر پولیس کو پیٹتا
ہے کہ جو کچھ کیا اسنے کیا۔ بیگناہ پر ہاتھ صاف
کیئے۔ سوداگروں کی دوکانیں صاف ہتھیائیں
آنکھ چرا گئی۔ لیڈروں نے دل کھولکر غصہ
نکالا۔ پولیس نے اون پر ہاتھ ڈالکر
گرایا اور انکا ہاتھ بٹایا۔ دل بڑھایا۔
اسی معنی سے صاف ثابت ہوتا
ہے کہ معنوی طور پر پولیس ہی اسکی
مصنف ہے۔
اس کارروائی کے متعلق بنگال
کے لوگوں کا ارادہ ہے کہ اسکا اقتباس
کتاب کی صورت میں شائع کیا جائے
اور جو لوگ پولیس کے ہاتھوں سے
زخمی ہوئے سبکا فوٹو دیا جائے جس
سے اونکی بے بسی بے کسی اور مظلومیت
کا نظارہ ہو۔ ان فوٹوؤں کو کتاب
کا ضمیمہ بنایا جائے۔ اور وہ پارلیمنٹ
کے ہر ممبر کے ہاتھوں میں پہونچائی
جائے۔

غرض یہ کہ اپنا دل بہلانے اور
قوم کے آنسو پونچھنے کے لئے یہ
ترکیب کی گئی ہے نتیجہ تو ظاہر ہے۔
کیونکہ بنگال گورنمنٹ اس کمیشن کو تسلیم
نہیں کرتی۔ انکی طرف سے جو کمیشن مقرر ہوا تھا
اسکا سارا وقت اجلاس میں بیٹھا مار گذرا۔

اس سے کیا ہوتا ہے

جیسے ہمارے انگریز بہادر ون شنیو اور فرانسیسیوں
فتح کیا ہے اوسوقت سے وہان کے ہندوستانی
تاجروں سے آسمان کو سر ہوگیا ہے ایام
جنگ ٹرانسوال میں ہندوستانی سلطنت
برطانیہ کی فتح کے لیئے دعائیں کرتے ہوئے کیونکہ
انہیں امید تھی کہ اس سلطنت گستر گورنمنٹ
کی نظر ہمارے طرف خاص ہوگی ہم اسکی خیر خواہ
رعایا ہیں اور اسکے عہد سلطنت میں ہمیں
خاص حقوق کے مطالبہ کا استحقاق ہوگا
جب خدا نے انکی دلی دعاؤں کو قبول کیا۔
اور انگلستان کو فتح ہوئی تو انکی خوشی کی
کوئی حد نہ تھی مگر افسوس آگے چلکر انہیں
معلوم ہوا کہ خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم
اب اونہیں ڈچوں کا زمانہ یاد آتا ہے
کہ گو اوسپر ہمارا کوئی حق نہیں تھا لیکن
اونکی سلطنت میں ہمیں ہر طرحکا چین
نصیب تھا۔ ہماری تجارت کو ترقی تھی
اور ہمیں پوری آزادی حاصل تھی انگریز
بہادروں کی سختیاں جب حد اعتدال
سے تجاوز کر گئیں تو وہاں انہوں نے پارلیمنٹ
کے رحمدل ممبروں کو اسطرف متوجہ کیا۔
مگر کون سنتا ہے فغان درویش۔ وہاں سے
نامراد آئے تو اب انہیں یہ خیال ہوا ہے
کہ اپنے ہندوستانی بھائیوں سے استمداد
کریں اسغرض سے ۲ ہندی وہاں سے
روانہ ہوئے ہیں تاکہ آیندہ اجلاس کانگریس
میں اپنی مصیبتوں کا دکھڑا روکر ہندیوں کو
ہمدرد بنائیں افسوس اونہیں اسکی کیا خبر
آ میر خود در ماندہ شفاعت کیست۔

انگریز ہمارے بڑے ہمدرد ہیں

کالے ہندوستانی عجب احسان فراموش ہیں کہ انکے کتنا ہی سلوک کیجیے۔ یہ کفران نعمت ہی کے ساتھ جواب دیتے ہیں۔ مخصوصاً انگریز بہادروں سے تو انہیں ایسا باپ مارے کا بیر ہے کہ وہ جو کام کرتے ہیں اونہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی ہماری ہی تخریب کا منصوبہ ہے اور بنی نوع انسان کے سچے ہمدرد انگریز بہادروں کو دیکھیے کہ شب و روز اونہیں ہندوستان کی صلاح و فلاح کا خیال رہتا ہے۔ ہمیشہ اسی فکر میں محو ہیں کہ ہندوستان کو ادبار کی گھاٹی سے نکالنے کے لئے کون سی تجویز عمل میں لائی جائے گی۔ اسکا تو کوئی علاج نہیں کہ کالوں کی قسمت ہی کالی ہے آسمان ہی نے قسمت کالی ہے کہ اوسکی گردش کی علت غائی سے بخت ہندیوں کا پھیکا ہو۔ لیکن انگریز عاجز ہیں ورنہ اپنے امکان بھر تو ہندوستانیوں کی بہبودی کی کوشش میں وہ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ ہندوستانیوں کی فکر کی اس سے بہتر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ انگریزوں کے ہر جلسہ میں معاملہ ہند پر ضرور بحث ہوتی ہے۔ تازہ واقعہ ہے کہ انگلستان کے گلڈ ہال میں ایک جلسہ منعقد ہوا تو وزیر اعظم ہندوستان کی بدقسمتی پر آٹھ آٹھ آنسو رو دیا۔ قحط اور طاعون کی بہت کچھ اور انکے وجود پر سخت انتہا تاسف کیا اور کہا کہ حضور شہنشاہ ایڈورڈ کو بھی اپنی وفادار رعایا ہند کی مصیبتوں سے بڑی ہمدردی ہے ہمارا فرض ہے کہ اس ہمدردی کا دلی شکریہ ادا کریں

جوتیوں میں دال بٹنے لگی

پچھلے سال تو یہ خیال تھا کہ کانگریس والوں کی مجموعی قوت میں ترقی ہوگی گورنمنٹ کی طرف سے لوگوں کے دلوں میں جو بدظنی پیدا ہو گئی ہے وہ اجلاس کانگریس میں خوفناک صورت پیدا کریگی۔ کانگریس والے متفق ہو کر گورنمنٹ کی ہر کارروائی پر سخت اعتراضات کرنیکی کوشش کرینگے خصوصاً ہندوستان بھر کے ہندو ہم آہنگ ہو کر اس بات پر زور لگا رہے ہیں کہ اب ہم خود حکومت کرنیکے قابل ہو گئے ہیں۔ انگریزوں کی یہاں کیا ضرورت ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ یہ غیر قوم ہم پر حکومت کرے۔ ہمیں لازم ہے کہ ہاتھ پیر ہلائیں اور ان مٹھی بھر انگریزوں کو ترک تعلق کر دیں۔ ہمارا یہ خیال بالکل بے بنیاد نہیں تھا کیونکہ بعض جیب صحیفوں نے موقعہ بے موقعہ اسکا اظہار کر بھی دیا تھا۔ مگر مثل مشہور ہے

ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔ برٹش گورنمنٹ کا اقبال کچھ ایسا زبردست ہے کہ اسکے مخالفین کو اجتماع قوت کی کبھی ہمت ہی نہیں۔ ہندو مسلمانوں کا نفاق گورنمنٹ کی خوش اقبالی کی کیا کم دلیل تھی کہ اب خود ہندوؤں میں اور خصوصاً کانگریسی ہندوؤں میں بھی ہمدردی کے دیوتا نے نفاق کا بیج بو دیا۔ ایک عرصہ تک اسی پر بحث ہوتی رہی کہ پریسیڈنٹ کون مقرر ہو۔ اس بغاوت کے زمانہ میں باغی پارٹی کو یہ فکر تھی کہ ہمارا ہی پیشوا کرسی صدارت پر براجے تو گورنمنٹ کے خلاف اچھی طرح زہر اگلا جائے دوراندیش پارٹی نے یہ مناسب نہ جانا کہ ایسے

بد دماغ صدر

مقرر ہو کیونکہ گورنمنٹ یوں ہی ہماری جانکنی پر ادھار کھائے بیٹھی ہے۔ اور موقعہ کی منتظر ہے۔ باغیانہ تقریریں اوسے بڑی آسانی سے ایسا موقعہ دینگی۔ اور ہماری سالہا سال کی کوشش سے تیار کی ہوئی عمارت زمین دوز ہو جائیگی۔ بس اسی بات پر آپس میں سخت مخالفت ہوئی اور گورنمنٹ ٹھنڈے دل سے ان بیوقوفوں کی حماقت پر ہنستی رہی۔ بڑی مشکل سے آپس میں صلح ہو گئی۔ تو اخبار کیسری نے بہت جلے کٹے الفاظ میں اپنے دل کی بھڑاس نکالی۔ اپنی ناکامی کا اوسے سخت صدمہ تھا۔ اسلئے لوگوں کو بد دل کرنے کی غرض سے اخبار مذکور نے صرف یہ لکھا کہ اس زمانے میں علم اور قابلیت کو کوئی نہیں پوچھتا۔ جس کے پاس دولت ہے اوسی کے ہاتھ میدان رہتا ہے۔ کانگریس والوں میں بھی اب وہ اگلا انصاف نہیں رہا۔ اس جلسہ کی صدارت کے استحقاق کے لیے جیب کو تکلیف دینی ہے۔ جس کی جیب سے زیادہ روپیہ نکلے وہی مستحق وہی قابل۔

ان طعن آمیز فقروں نے کانگریس کے حیادار ممبروں کو عرق خجالت میں غرق کر دیا۔ اگلی صلح پر پانی پھر گیا۔ اور اب پھر وہی مخالفت شروع ہو گئی۔

دیکھنا چاہئیے اب اس مخالفت کا کیا انجام ہوتا ہے۔

قید فرنگ سے چھوٹے

سرکاری باقاعدہ خبر کے پہنچنے سے ہی یار لوگوں نے لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ کی رہائی کا راز طشت از بام کر دیا تھا مگر ہم جیسے احتیاط پسند لوگوں کو اوسکے ماننے میں تامل تھا - اب گزٹ میں باقاعدہ خبر مشتہر ہوئی - کہ اون دونوں پر مراحم و الطاف شاہانہ مبذول ہوئے اور ہز اکسلنسی وائسرائے کے فرمان واجب الامتنان سے شہنشاہ ایڈورڈ کی سالگرہ کی شادمانی کے صدقے میں وہ دونوں رہا کر دئے گئے - وائسرائے نے جب یہ دیکھ لیا کہ پنجاب والے بہت ہوش حواس میں آگئے ہیں - اون سے نادم ہونے کے کھلم کھلا ثبوت مل گئے ہیں - پنجاب کے ہندوؤں نے اور خصوصاً آریہ سماج کی مقدس جماعت نے ان دونوں کی کاموں سے اپنی بے تعلقی اور دلی نفرت ظاہر کی ہے - اور اس وجہ سے میٹنگس ایکٹ کی نفاذ کی بھی پنجاب میں ضرورت نہیں رہی - تو اب یہ مناسب معلوم ہوا کہ خواہ مخواہ بھی ان آزادی پسند لوگوں کو قید کی تکلیف میں گرفتار رکھکر سرکاری روپیہ برباد کیا جائے گورنمنٹ کی طرح ہمکو بھی یقین ہے کہ اب یہ دونوں عافیت و آزادی کی قدر کرینگے - اور ایسے لوگوں کے گر جنہوں نے مصیبت میں نہ صرف علیحدگی اختیار کی بلکہ اونہوں نے اپنی پوری بے تعلقی ظاہر کی اپنی جان کو جوکھوں میں نہ ڈالینگے -

پایونیر کی رائے

سچ پوچھیے تو لاجپت رائے اور اجیت سنگھ کی رہائی پنجاب کے اون نوجوانوں کی حالت پر موقوف تھی جنہوں نے اونکو پنجاب سے برہما بھیجا - سات مہینے کی منڈلے جیل کی قید تنہائی کے بعد شہنشاہی سالگرہ کی شادمانی کے موقعہ پر اونکی رہائی کا اثر اون دونوں قیدیوں پر جو کچھ ہوا ہوگا معلوم ہو جائیگا -

عجیب اجتماع ضدین ہے کہ ستمبر میں تو لالہ لاجپت رائے کے قریبا خویش دن کو لاجپت رائے کی صورت تک دیکھنا غیر ممکن تھا - اور نومبر میں اونکو بالکل آزاد کر دینا مناسب سمجھا گیا - شاید اسی وجہ سے کہ انسداد مجالس باغیانہ کا بل پاس کر دیا گیا - اور اب باغیوں کی زبان بندی کی پوری تدبیر کر دی گئی - بہر حال ان دونوں حضرات کی حرکات پر غائبانہ نگرانی رہیگی - مگر بڑے تعجب کی بات تو یہ ہے - کہ اگر اونکی رہائی سالگرہ کا طفیل ہے - تو عام طور پر تاریخ رہائی کا اشتہار کیوں نہیں دیا گیا - وائسرائے کے منہ تک پہنچنے تک یہ بات راز کی حیثیت میں مخفی رکھی گئی - مگر سرکاری اشتہار کے پہلے ہی تمام راز طشت از بام ہو گیا - ایکٹ رازداری پاس کرنے سے غالباً مقصود یہی تھا کہ افشائے راز سرکاری نہونے پائے سو گورنمنٹ کو اب گذشتہ [illegible] اوسکے بند و احتیاط پر عمل کیا چاہئے -

پھر بمبئی کا مسافر خانہ

ہمنے بھی اونہی سی آئی ڈی خبر سنی کہ گورنمنٹ کی رازداری کا ایکٹ نفاذ پذیر ہوا ہو - مگر اخبار پروا نہیں کرتے - اور لگے ہاتھوں اس راز کو افشا کئے دیتے ہیں کہ کچھ مناسب قطعے زمین کے بھی سیٹھ کو دکھائے گئے ہیں کردہ اون میں سے ایک منتخب کرکے بیچارے مسافران حجاز کو سستانیکے لئے کوئی ٹھکانہ بنانے کی تجویز کریں - ہمارے ڈکٹلو جاسوسوں نے یہاں تک تو پتا لگا لیا ہے کہ سیٹھ جی نے اون میں سے دو قطعے پسند بھی کر لئے ہیں - اگر یہ خبریں صحیح ہیں تو ہم بھی سیٹھ کو مبارکباد دیتے ہیں کہ اونکو اب مسافر نوازی کا اچھا خاصا موقع ہاتھ آگیا - مگر تقاضائے سن اور خواہش طبیعت کی وجہ سے اونہوں نے مسافر نوازی میں اور پہلوؤں سے شہرت حاصل کر لی ہو - مگر یہ کام ایسا ہے کہ اون کے والد مرحوم کی روح کو خوش کر دیگا - وہ اپنی ذات میں اپنی قوم میں بلکہ تمام قوموں میں ایک شایان نمود اور عزت حاصل کرینگے اور اونکی دولت کا کچھ حصہ نیک کام میں لگیگا - اور ذلیل اور خوشامدی خود غرض لوگوں کے بدلے معزز راستباز سیٹھوں میں اونکی تعریف ہوگی - گورنمنٹ اونکو عزت کی نظروں سے دیکھیگی اور خدائی انعام جو ہوگا وہ الگ -

خدا کرے ہمکو نواب سید سردار علیخان کو بھی مبارکباد دینے کا موقع ہاتھ آئے -

معرکہ آرائی

اپنی بیتی

ظاہر آزاد ہے باطن میں گرفتاری ہے
مرض عشق کی ہاں ہیں بیماری ہے

کے منہ لانا ہے تو ہم مولانا تسلیم - وفقہ اللہ کرکے نواب جان کی ہی کے گڑھے سے نکلے تھے اور ارادہ کیا بلکہ کر ہی رکھا بیٹھ گئے تھے اور سمجھ لیا تھا - اب تو یہاں تک مضامین لکھینگے کہ قلم توڑ دینگے - اور دوات پھوڑ دینگے مگر دو ہی مضامین لکھے تھے کہ وہ ان مضمون کا دوسرا ہو گیا - حضرت عشق کو جانے کیا سوجھی بیٹھے سوجھی کہ اکبر یا نواب کو اور نکلی وکہانی بات ہی جو مدت سے دبے ہوئے اور منہ چھپائے بیٹھے تھے سوچنے لگے کہ چلو بیکار ہی اور تنہائی کا مشغلہ چاہئے ذرا دلچسپی ہی سہی مگر یہ خبر نہ تھی کہ نئی بلا نہیں ہوتا ہے - گیہوں کی چپاتیاں ڈکارنے کو پیٹ بھی فولاد کا ہونا چاہئے - یہ وہ جنس نماق نہیں کہ یدلو کو ترکہ دیا دو چار پتھے اور اڑائے - منہ میں کڑوی کرکے خدا تو نہ نکالی - غرض آنکھ لگانے کو تو لگالی مگر لینے کے دینے پڑ گئے پہلے تو حضرت عشق نے خوب سبز باغ دکھایا آخر میں ایسا دہکا دیا کہ سنبھلنا اس میں نہ تو بیکار موت گھر میں خود کو غوطہ پر غوطہ کھاتے پایا - ایجانب آزاد بلکہ مجسم آزاد ٹھہرے رہ گئے نامہ و پیغام بیکار بڑے متفکر تھے کہ اوہو بڑے مزے کی زندگی کاٹتے ہیں ہمیشہ جس میں تو ہمیں تو خیر دل میں تو نہیں غرض فرعون بے ساماں تھے مگر دیا

وہ جو ایک بڈھا فرانٹ سن کی داڑھی لگائے مولوی من کی صورت بنائے چکر لگاتا ہے اور ہمیشہ آجکل زمانہ سے تغیر کرتے ہیں ہماری پانچوں گھی میں اور سر کڑاہی میں نہ پچھ سکا بہت تیری دُم میں بنگالیوں کی رونق کا پھندا کہ منحوس زمانے میں سو تغیر زمانہ کر دیا -

اسوقت یار لوگ تو بڑے چونکیں گے کہ یہ مجذوب دیوانہ کون ہے جو تمام زمانہ کی بڑ ہانک گیا - مگر یہ معلوم ہی نہ کر لیا ڈرتے ہو یا مردے ہو - اچھا تو پھر یار دو زانو ہو بیٹھو - اور لگے اپنوں ذرا کان چپٹ پھٹا کر توند شریف کو مضبوط پکڑ کر بیٹھ جاؤ - آجکل عورتوں کے لکھانے پڑھانے کا بڑا زور شور ہے جسے دیکھو پڑھوں زوجہ سنتا تو اب کیا تھا ادھر کا وہ ادھر اور ہم کا بیچ رہ گیا - خدا جھوٹ نہ بلائے کوئی سوا دن بعد ہوش و حواس بجا ہوئے تو اب لگے بغلیں جھانکنے اور آنکھوں پھر اس خیال میں مستغرق کہ کہیں لکھی پڑھی جورو سے کام نہ پڑے نہیں تو زندگی وبال جان ہو جائے - حد زرخ کے کندے تو دیکھے ہی بن چکے ہیں اب جیسے جی چولہے کے کندے اور ہو جائیں - کیہ بختی بی صاحب جو نکلی ان کے کان میں تو تعلیم کا قلم گھسا ہوگا اور اور جو زمانہ کی رفتار کے مطابق انگریزی سانچہ سے مزین ہوں گی - وہ بھلا کاہے کو چوکھا چھوتی گئیں بلکہ اور کچھ ہوتا تو جیسے لٹھ مار آنچہ یا دوم کو بیوقفی پڑے گا - چنانچہ اب ہر وقت یہ خیال بھوت بن کر سوار ہوا اور یہ جس تعلیم نسوان کے مخالف نکلے اور

برائی پر کمر باندھی - مگر یہ تو سنا ہی ہوگا -

چہ داند بوزنہ لذات ادرک

زبان تو اس زلیخا سے واقف ہی تھی - آخر آسمان کا تھوکا منہ پر آیا اور ایک پریجمال جو دیدہ بازی زبان جانتی تھی آنکھ لڑ گئی اون کے میاں صاحب جو ملازمت کی چکی سے پسے تو کہیں شام کی خبر میں - اور یہاں ٹھہرے بیکار - صبح ہی سے جو نکلو پر ناک دیئے ہوئے چرخ چہارم پر جا بیٹھیں - میاں پنچ - بس اسوقت پوچھو تو یہ جولائی کی گرمیوں سے وہ ٹھنڈی گرمیاں ہو گئیں کہ ایجانب سوکھ کے چھوارا اور آنکھیں منگوری سے پوری ہو گئیں جب بالکل قارورہ آب ہو گیا - میں تو شیدا تو میں شیدا ہی والا معاملہ ہی ہو گیا - تو اب پتنگوں کی فصل آئی - خوب ہی ڈور کے پینچوں کے ذریعے نامہ و پیام ہوئے غرض خوب ہی کاغذی گھوڑے دوڑے اور جب عشق کی اقلیم فلک پار پہونچ گیا تو اب صلاح بھی ہو گئی کہ اور تھوڑی جاؤ - اتنے میں کہیں قہر الٰہی - بندہ کی دفعہ ۴۹۸ بھی نظر سے گذر گئی - اب کیا عشق - حضرت عشق کچھ ایسے دم دبا کر بھاگے کہ اب کبھی خواب میں بھی [illegible] نظر نہیں پڑتی - اب وہ ہاتھ میں اور ایجانب ہیں کہ دور ہی سے پکارتے ہیں -

عشق بی عشق [illegible] ہی چلا گیا

میاں پنچ سچ تو یہ ہے کہ جان بچی ہزاروں پائے سائر خدا نخواستہ کہیں گلے کا ہار بنا تو مجھ سے اپنے لئے کو تو لکھا جو رکھے اور کیا کرنا دو تین پڑھی لکھی جنہیں مغربی ہوا لگ چکی تھی

اور یہاں لٹھ بدستور
ہے کیونکہ جبار اور بری بکرے پارانہ
وسیمیں دل میں سودائی ہو ہی پروائی پروانہ

راقـــــم

محمد حسین آزاد از اٹاوہ

پھر آج اک خیال نے کچھ گدگدی سی کی
پھر آج دل کو خواہش کوئی بتاں ہوئی

حضرت پنچ - آداب تسلیمات عرض - مذمون کے ساتھ
لے بات کی بات پانچ سات سنت ارت نبھاوت
بہو بجاورت ہیں - مزاج و طبع دنیاوی رواج کے
مطابق ہو چلتے ہیں - بتائیے ہنستائے سمجھائیے
ساتھ ساتھ عذر غیر حاضری کا لمبا چوڑا لفافہ ارسال
خدمت بابرکت ہے - جناب آپ جانئے باپ بیٹ
ٹھہرے کھرے کھوٹا - کچھ ایسے کلرک ترینیں کر
کلرکی کا اتفاق حاصل کرکے ادھر ادھر اپنے
خاندانی شاگردوں کے پاس مضامین پڑھ لکھ کر
ابا جان بننے کے مستحق بن بیٹھیں - پھر بعد کو
نکالے جائیں - بے عزتی ہو - بے حرمتی ہو - کان
اینٹھا جائے - ناک مسوسی جائے - مزدورکوب
کی ٹھہرائی جائے - آخر بیچارے کا تو بردہ نکال کر
کمپین ایڈیٹر - کمپین پہ ڈپٹی ایڈیٹر کمپین شیر
بن بیٹھیں - اور یہ نہ سمجھیں کہ یاروں کے
گرو گھنٹال مسٹر بید ہڑک ابھی ابھی سارے
دنیاوی جھگڑوں سے فارغ ہو کر بھاؤں کے
سر پر ڈنڈا رسید کرنے کو مستعد طیار بیٹھے
ہیں مگر بعض بعض یاران ہم قالب کے دل میں
خیال ہوتا ہوگا کہ اب مسٹر بید ہڑک کے نام
انا للہ تو پڑھ دینا چاہیے - مگر دوستو نہیں
اندنوں بلیک نہیں - سیفہ نہیں - بدہضمی نہیں

پھر اے جناب کہاں ٹلنے والے ہیں - اور دوسرے
ایک وقت سے دعوت اڑ کر کے اپنے پیچھے پس
کے جبوڑے کر آباد کئے ہوئے ہیں - وہ تو دوپہر
ہی ہوں گے جو اپنے گھر گھر وندے کو چھوڑ کر
دوسرے کے دروازے پر ڈٹے بیٹھے نئی نئی
خوشی میں حصہ لینے والے ہوں گے - ابھی ایڈیٹر
تو ادوکا سا تھا جسے کہ ایک مدت کے ماتھے پہ ہاتھ
دھرے بیٹھے تھے - خوش تو ہوئی ضرور مٹھائی
نہ اڑی - پھر کہئے آخر کہاں تک ضبط ہو جو
بیگل مرغی کی طرح بے سکوڑے بیٹھے ہیں
بابدولت کا منہ میٹھا کرنا ذرا ٹیڑھی کھیر
ہے - ایک طرح سے سب ہی گراو میں لالچ
کا گذر نہیں - وہ کیسے دیوں کہ اگر آتی ہیں
موقوف ہو جائیں تو بدولت پھر بانسوں
اوچھلنے لگیں -

اب تعطیل میں حاضری مثل انعام کا دیجئے
مگر پیرون رت کا قدمی چٹھی کا نذرانہ - اجی ہو
میاں بید ہڑک کدھر بہکے کدھر - ہوئے مجسم
اور ترسے دکھن - شہسرام سے بلہار ذرا ہے یہ
ذرا ہوش کو سنبھالو - اور معقول عذر پیش
کرو - بعد اس کے مبارکبادیوں کا ڈھیر لگا دو
کہ اگلے تہنیت ہی کبھی کبھی یاد کریں -

مبارکباد

سب سے پہلے اپنے نوجوان جناب سید شاہ علیم الدین
احمد صاحب کو ایک بڑا سا مبارکباد کیا مبارکباد دیتے
دیتے ہیں - وہ اس وجہ سے کہ امید ہے کہ
ہمارے سجادہ نشین صاحب نہایت ہی ہمدردی
کے ساتھ مدرسہ کے نام کو دیکھیں گے اور غربا
و مساکین کا حق پورا پورا بجا لائیں گے - جی
تو چاہتا ہے کہ بار بار مبارکباد دوں - اچھا
لیجئے ایک - دو - پانچ - سات - دس - تیرہ -

سترہ - بس بس اب اسٹاک خالی ہو گیا - نہیں
نہیں ابھی تو کچھ باقی ہے لیکن صرف دو ہی گھنٹا
ہے - وہ کہاں چلئے

مبارکباد - جناب شاہ اطہر حسین صاحب
بی اے کو ایل ایل بی کی کامیابی پر سوت
بر پائے ایسا چوڑا مبارکباد دیتے ہیں - آپ
سے ہی تو بہت کچھ امید ہے - جناب ذرا
شہسرام کی ردی حالت کو درست کیجئے
جب تو سمجھیں کہ ہاں ہیں علیگڈہ کے تعلیم یافتہ
اور لائبریری بھی ذرا کھلے - ورنہ مبارکباد
واپس - اچھا ایک مبارکباد اور باقی رکھا
ہے تو لیجئے مبارکباد

جناب مسٹر فضل حسن صاحب کو بی اے
کی کامیابی پر مبارکبادی کی ایک ڈکشنری
حاضر کرتے ہیں - جناب کھولئے - اور اپنے
مطلب کی نکال لیجئے - اب قلم روشنائی ختم
اسٹاک ختم - اچھا رخصت
پھر ملیں گے اگر خدا لایا

بقلم
وہی مسٹر بید ہڑک شہسرامی

ہے ستم سر پہ آسمان ٹوٹا
اور غضب یہ کہ ناگہاں لوٹا

مسٹر پنچ بہادر صاحب بہوت - کیوں بھئی کہاں تھے
کہ ہر مرتبہ - عرصہ سے غیر حاضر لیجئے اب تو پیچا جب
آ دھمکے - خیر آنے کا تو کیا مضائقہ ہے لیکن
یہ تو فرمائیے کہ یہ کون سا طریقہ ہے - کہاں کا
اسلوب ہے - کون سی ولایت کا رسم و رواج
ہے کہ علیک سلیک بھی ندارد - ہیں غضب
بندہ نے تو ابھی تشریف آوری سے دو دن

اگھنٹہ ۵۵ منٹ ۵۵ سکنڈ قبل سلام علیک تسلیمات۔ آداب۔ نمسکار۔ گڈ ڈے۔ ہالو گڈ گڈ مورننگ۔ گڈ بائی۔ اغیرہ وغیرہ کا نذرانہ بناکر بتوسل این۔ ڈبلیو۔ آر۔ پنجاب ریلوے ابلاغ خدمت کیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ گارڈ صاحب ڈر نا گئے۔ یادہ بلند وادس گاڑی مین غارت ہوا ہوگا۔ جو فیروزپور سے چلکر جگادھری سے پرے ڈاک گاڑی سے ٹکرائی۔ گاڑی ٹکرائی۔ ہی ان گاڑی۔ کیا ریل گاڑی۔ بیشک۔ کب۔ کہان۔ جلد کہو۔ مجھے پریشان نکرو۔ طبیعت گھبراتی ہوتی ہے۔ کہئے جلد کہئے۔ سنئے فیروزپور سے ڈاک گاڑی جگادھری کے اسٹیشن پر پہنچی اور وہان سے آگے کو سیٹی دیتی ہوئی سرسے دہوان اڑاتی ہوئی جارہی تھی کہ سامنے سے دوسری ڈاک گاڑی سنسناتی آپہنچی۔ سگنل ڈاون کے ہونے سے دونون گاڑیان ایک لائن پر آگئین سواریون کے حواس باختہ ہوگئے۔ اور سمجھ گئے کہ یہ پیام اجل ہے۔ مرغ روح قفس عنصری مین دہشت سے پھڑپھڑایا۔ اور مرحج کا شعر زبان پر لایا جیسے

ہے ستم سر پہ آسمان ٹوٹا

اور غضب ہے کہ ناگہان ٹوٹا

ادہر دونون ڈاکون کا تیزی سے ایک دوسرے پر حملہ ہوا۔ ادہر آٹھ گاڑیون کے بعد گاڑیان (ذیک) کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے علیحدہ ہوکر پیچھے کو چلی گئین اور آٹھ گاڑیان معہ انجن طرف ثانی کے انجن معہ گاڑیون سے مقابلہ کرتا رہا ایک دوسرے کے حملے سے گاڑیون کے پرخچے اوڑنے شروع ہوگئے۔ اور دونون انجنون

کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔ اس فیروزپور والی گاڑی مین ایک مجسٹریٹ ضلع سوار تھے۔ اور ایک نوکر بھی مستعد ہمراہ تھا۔ نوکر اس نازک وقت کو دیکھ گاڑی سے باہر کو پڑا اور آقاے نامدار سے مصر ہوا لیکن مجسٹریٹ ضلع چونکہ دیوتی پرشاد تھے نکو دسکے دوسرے قضا سر پہ کھیل رہی تھی۔ جان بحق۔ نوکر جو بچگیا تھا۔ اوسنے مکان کو تار دیا۔ اون کے عزیز و اقربا ڈپٹی کمشنر صاحب کو تار دیا کہ وہ لاش ریلوے لائن سے ہلائی جائے۔ اور باقی مرتے ہوئے اور مردہ آدمیون کو اوپر نیچے رکھ روغن لگی بھڑک ماچس دکھلا دی ایک دم مین راکھ کا ڈھیر ہوگیا۔ ہزارون امیدون کا خون ہوگیا۔ ہندوستانی۔ یوروپین۔ بہرست وند بھی آدمیو بچہ ایک گھاٹ اوتار دیا۔ افسوس یہ واقعہ مجھکو میرے محسن حکیم عبدالحمید ساکن بھنبہ جو کل فیروزپور سے تشریف لائے ہین۔ سنایا تو بدن کانپ اوٹھا۔ اور الامان الحفیظ بیساختہ منہ سے نکلا۔ وہ کہتے تھے کہ مین خود موجود تھا جب کہ اُن ٹوٹی ہوئی لاشون کو یکجا کرکے پھونکا گیا۔ کوئی لاش کسیطرح سالم نتھی ہر حصہ پاش پاش تھا۔ وہ فرماتے ہین کہ وہ ہی عجیب حیرت خیز غمگین سین تھا جبکہ مجسٹریٹ ضلع کی ٹوٹی پھوٹی لاش اسٹیشن پر پہنچی تھی اور ہم سب لوگ دیکھنے لگے تھے۔

بھیا پیچ اُن مسافرون کے گھر والے کس امید مین ہون گے اور اون کو کس طرح صبر ہوئیگا۔ بد قسمتی ریل والون کا یہ

بڑا ظلم ہے کہ اُن لوگون کی لاشین نہین دیتے جو اوس لاش کے وارث ہین۔ اور سب کو پھونک دیتے ہین۔ جسکی وجہ سے پورا پورا اندازہ نہین ہوسکتا کہ کس قدر جانین تلف ہوئین۔ میرے خیال ناقص مین ہرجگہ پہ دو دو لائن ہونی چاہئین یعنے ایک لائن گاڑی کے آنے کے واسطے دوسری جانیکے واسطے۔

قصبہ اوردہ کا فرخ ہے۔ آج دو بجے دن کے عقب تحصیل ایک بدمعاش نے ایک کمسن بچہ جو ڈہکولی کا رہنے والا تھا۔ اور سکشن الف مین مدرسہ شاخ مین تعلیم پاتا تھا کڑے ہاتھ سے اوتار لئے۔ اور چل دیا۔ لیکن اوس بچہ کے شور و غل سے ایک پولیس مین مسمی عبدالحمید خان نے اوس بدمعاش کو گرفتار کیا جو کہ کوتوالی بہیجا گیا۔ دیکھئے اس بدمعاش کا کیا حشر ہوتا ہے۔

۲۵ نومبر [illegible]

راقم

تلمیذ حسن — سوانہ — (دیوبند)

پولیٹیکل غزل

رنگ لائی ہے نیا ابکے بہار پنجاب

نئی صورت سے بنے نقش و نگار پنجاب

جسے دیکھو اوسے ایجاد کا ہی عاشق زار

کیون ہنو ہند دل و جان سو نثار پنجاب

پھر یہ کیا حال خرابی کا لگا ماتہو پہ

جس سے بدنام ہوئی طرز نگار پنجاب

ہر طرح بندۂ احکام شہنشاہی تھا

عجز و انکار تھا ہر وقت شعار پنجاب

قیصر ہند کے خدام تھے اُس پر مفتون

رنگت شیرینی خوبی مین بہار پنجاب
کم ہے رگ رگ فدا کیلئے پھر ستم ہائے
تجھے کھو دیا ہے جو اک طرح وقار پنجاب
ماننے مین کہین ہوئے کوئی تبخیر شرفی
ولین رکھنا کسی طرح غبار پنجاب
جل اک بلبل کیا کرتی ہے گنہ کا یہ سبب
تو نے بیدرد کیا ہے شکار پنجاب
بے کام ویسا نہ بتا تو شانے کیسے
اس طرح نیلا وطن اور قرار پنجاب
ائے افسوس سب کر دیا حق کھو دیا
جاہ و اقبال و عمارات و وقار پنجاب
بجتے ہی خاک کے پردہ مین سما جا ظالم
تاکہ یہ نام نہ ہون لیل و نہار پنجاب
منتقل لے گیا فضل ہوئی رحمت شاہ
قیصری بن گیا اقبال حصار پنجاب
خارج از حصۂ پنجاب ہوئے ہین گلشن
پھر نئے سر سے ہری تازہ بہار پنجاب

راقم

م - ن - ض - ا - ممبر درجہ اول
یونین کلب میرٹھ

انعامی سوال

ایک ڈبے مین سی جتنا نکالو اتنا ہی بڑھے لیجئے حضرت ، آپکے لئے بنا تو دیا - پھر کتنی جو اسوال نکالا - اب ذرا سنبھالو - جو کچھ آپ جیسن کہو - دیکھنا جگر جتنی ضرب بینی ہو - اوٹ پٹانگ نہ بتانا - برقی خیال چلانے کہان کہان سو طرح لے تو یہ سراغ لگائیگا - لیکن کسی تو مرکز پر آئیگا - رہا انعام و اکرام تو اسکی کیا پرواہ ہے - ابھی جو جی چاہے لو - مگر بتلا تو دو - فی الحال درینوقت اسد مدار اور کچھ

ہمین تو دو دوار کے سیکڑون جھگڑے پڑے ہین - باقی انعام کا انصرام اللہ میان کے ہاتھ کرینگے - کیا معنی طالع عروز کا بیش نصیب آرہا ہے - نوٹ کر لیجئے بھول نہ جائیے -

راقم آشفتہ

بندہ عرفان الحق ازیونین کلب میرٹھ

علم النساء

یہ وہ کتاب ہے جسکی بدولت ہین لوگ سرگردان تھے جسمین ہر ایک مستورات کی شکلین عورتون کی قسمین اور انکی شناخت ، کیا کیا جنین حمل کا بیان شادی کے اصول اور بیان مقوی باہ وادویات حسب مراد پیدا کرنا - عورتون پر خود بخود نرینہ اولاد پیدا ہونے کا نسخہ - خود انکی مرض کا علاج سیکھنا - یہ کتاب ہے جسکو دیکھکر ہر مرد و عورت کو تعلق ہے یہ کتاب پسندیدہ تمام ملک مین بہت جلد مشہور ہوگئی ہے تصویرین بھی ہین قیمت صرف للعہ رسالہ مفت منگوانے کا پتہ - ادارہ علم النساء بمبئی

ترکی ٹوپی کی استری کی مشین

اس مشین کے ذریعہ ترکی ٹوپی ایک منٹ مین نئی کر دی جاتی ہے - اس مشین مین پیتل کے تین بہانے قالب ہین جنکی قیمت دو سو روپیہ سے تین سو روپیہ تک اور سستی ہندی کی مشین اب سو پچیس روپیہ علاوہ ازین ہر قسم کی مشینین اور ہر طرح کا مال کمیشن پر روانہ ہوتا ہے - المشتہر اختر اینڈ کمپنی بھنڈی بازار متصل نیو تھیٹر بمبئی -

ضرورت ہے

جو صاحب آئل انجن فروخت کرنا چاہین وہ بہ پتہ ذیل پر خط و کتابت کرین - ڈاکٹر محمد دائیر اسسٹنٹ سرجن ہسپتال - مقام ساگر

جاسوسوں کی رپورٹین

فرانس کے سرکاری ملازمون نے گلینیز بالکی ہیرا فقرسنٹہ قیمت مین بخدمت حضور شاہ انگلستان پیش کر دیا -

ہیرن گلین نامی آرٹس امریکہ نے برلن کے ہوٹل کے دریچہ سے گر کر خودکشی کی - کہو ریت شاہ قسطنطنیہ سے خبر آئی کہ حلب مین عدم روزگار کی وجہ سے رونی کا نرخ بڑھ گیا - لوگون نے نانبائیون کی دکانین اور آٹے کی ملین لوٹ لین - فوج نے باغیون سے منتشر کر کے امن قائم کیا - اثنائے کشمکش مین دو آدمی زخمی ہوئے - بیروت سے جو شکر مقدار مین آرہا تھا بدمعاشون کی شورش کے باعث روک لیا گیا -

شاہ مانٹی نیگرو دیرنس نیکولس اور انکے لڑکون کو گولہ بارود سے اڑا دینے کی سازش کا پتہ لگا ہے - مجرمان گرفتار ہوئے کئی بم کے گولے ملے ہین -

حضور وائسرائے کل صبح ۸ بجے معہ نئی صاحب حیدرآباد مین وارد ہوئے حضور نظام نے اسٹیشن پر خیر مقدم کیا -

سلطان مراکو کا انگریز بہشتیر سر میری مکلین مراکو کے دارالسلطنت مراکش کے قبضے سے نکل کر فرار ہو گیا تھا لیکن وہ دوبارہ گرفتار کر لیا گیا اور اسکے ہاتھون مین ہتھکڑی اور پیرون مین بیڑی ڈال دی گئی -

شاہ ایران نے پارلیمنٹ میں آکر ملکی آئین دستور کے متعلق دربار حلف اٹھایا -

شہنشاہ جرمن لندن پہنچے - شاندار استقبال پایا - حضور شاہ انگلستان کے مہمان ہین -

کلکتہ مین ایک تار برقی اس مضمون کی بھیجی گئی ہے کہ ہنگور اور ساچھاپور اسٹیشنون کے درمیان ... اور والٹیر کی اسپیشلون کے بیچ تصادم ہوا ... ابتک اس حادثہ کے متعلق کافی سرکاری رپورٹ نہین پہونچی۔ حضور گورنر بمبئی سر جارج کلارک نے ہمدردی و دلسوزی کا ایک تار مسٹر وڈ ورڈ ربی کے نام روانہ کیا تھا جو انگلین اسٹیمر ایلی پر وصول ہو گیا تھا۔

گذشتہ پنجشنبہ کو بارسیل مین چند گورون نے بدمست ہو کر ہندوستانی تاجرون کی دوکانون پر لوٹ مچائی تھی انھون نے دوکان کا مال برباد کر دیا تھا۔ بعد ازان تحقیقات کی گئی جس مین صاحب مجسٹریٹ نے صرف مسلمان دوکاندارون کو معاوضہ دلوایا۔ اس سے ظاہری طور پر ہندو دوکاندارون مین بددلی پھیلی ہے۔

ڈاکٹر عبداللہ المامون سہروردی بیرسٹر ایٹ لا کلکتہ ہائیکورٹ مین ایڈوکیٹ مقرر ہوئے ہین اور انھون نے اپنا کام شروع کیا ہے

پہونچ رہی تھی ... تک جو عمال وہان قائم ہوئی آخر عذر ... دکھایا جاتا تھا۔ پولیس کو پتہ لگ گیا ... ورنہ واقعی غضب ہو جاتا کیونکہ ... ایک کھیل کا نام انتقام ... رکھکر مسلمان ... کر رہا تھا۔ بلاشبہ یہی ایسا ہی تھا کہ ہر اپنے مردے ... ہندو اور مسلمان مین ... شکر ہے کہ ٹل گئی۔

افغانستان کی تازہ آمدہ خبرون سے واضح ہوا کہ گاڑی گھوڑے اور راہگیرون کی آسائش و آرام ... آمد و رفت کرنے کے لیے کابل سے ہرات تک ایک پختہ سڑک غزنی کے راستہ سے تعمیر کی جا رہی ہے۔

مدراس علاقہ کے جنوبی اضلاع مین گذشتہ ہفتہ مین موسلا دھار بارش ہونے کی وجہ سے کیلاپٹی اور ... کے درمیان کی ریلوے ٹوٹ گئی لہذا اب دوسری جانب سے مسافر سوار کرائے جاتے ہین اس حادثہ کے باعث مسافرون کو بڑی تاخیر کا سامنا ہوتا ہے۔ فی الحال تعمیر کا کام جاری ہے۔

مدراس علاقہ کے جنوبی اضلاع مین گذشتہ ہفتہ مین موسلا دھار بارش ہونے کی وجہ سے کیلاپٹی اور نال کے درمیان کی ریلوے سڑک بالکل بہہ گئی اس جانب ... کی ریلوے تھی لہذا اب دوسری جانب سے مسافر سوار کرائے جاتے ہین اس حادثہ کے باعث مسافرین کو بڑی تاخیر کا سامنا ہوتا ہے۔ فی الحال تعمیر کا کام جاری ہے

کانپور اسٹیشن پر ناجائز افیون لیجانے والے کو ... روپیہ جرمانہ ہوا اور تمام افیون ضبط کی گئی۔

مدراس مین اربتھناٹ کمپنی کے دیوالہ سے قرض خواہون کو سو روپیہ پیچھے پانچ روپے اور آنے ۱۰ پائی ملین گے۔

مسٹر امام محمد خان ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کانپور ٹمٹم سے گر پڑے۔ غشی آگئی۔ دماغ کو چوٹ آئی۔

ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خان شاہ افغانستان

کمال خوشی اور سکوت کے ساتھ کابل کو جا رہے ہیں۔ گزشتہ ۲۳ اکتوبر کو حضور والا مقام ہیبک تک تمام پہنچ گئے۔ ہیبک مقام تاشقرغان سے ۳ منزل پر واقع ہے۔

جگادھری سٹیشن کے متصل حال میں جو حادثہ نظام ریلوے کا ہوا۔ کم سے کم پچاس آدمی ضائع ہوئے۔

نیلگری ریلوے پر کئی جگہ ٹیلے آ پڑے ہیں۔ آمد و رفت بند ہے۔ مرمت میں چند ہفتے صرف ہونگے۔

ترکی بلغاریہ کے سابق صدر اعظم مولنسور ڈیڈرک پرنس نکولس اور اُسکے خاندان کو برباد کرنے والی سازش میں گرفتار کیے گئے۔ وہ یہ سازش کرکے آسٹریا کو بھاگ گئے تھے۔

موٹر گاڑیوں کی آمد و رفت کے لیے کابل سے قندہار تک ایک پختہ سڑک تیار کیجا رہی ہے اس سڑک کا ایک حصہ تکمیل کو پہونچ گیا ہے قندہار تک رستہ بنجانے کے بعد وہاں سے ہرات تک ایک اور پختہ سڑک تیار کیجائیگی۔ اس تجویز کے باعث وہانکے چند باغیون کو نقصانات ہونگے جن کے

مالکون سے معاوضہ کا مطالبہ جرمنی میں سے ہو گیا ہے۔

مقام مناور سے تازہ خبر آئی ہے کہ سلطان ... در اصل سلطان سے ... نظر بند ہو گئے ہیں۔ کیونکہ اُسکی کوئی سپاہ اُسے یکہ و تنہا چھوڑ کر چلی گئی ہے۔ اب وہ آگے بڑھ سکتا اور نہ پیچھے ہٹ سکتا ہے۔

سوامی پرمانند بھارتی امریکہ میں ۵ سال گذار کر ہندوستان واپس لوٹے ہیں اُنکے ہمراہ ایک امریکن مرد اور ۵ عورتیں ہیں۔ اُنکے معتقد ہیں۔ یہ لوگ ایک ہفتہ تک بالی گنج میں آرام کرینگے۔ اور بعد ازاں کلکتہ میں عام طور پر لکچر دینگے۔

جوہانسبرگ کی تازہ خبر سے معلوم ہوا کہ بلا یورپین ٹرنسوال میں رہائش کرنیکا جرم ایک ہندو پر عائد تھا۔ ایک ماہ قید سخت کا سزایاب ہوا ہے۔

شورپور ایک ریاست ہے جو نظام دکن کے علاقہ میں واقع ہے ۱۸۵۷ء میں یہاں کا راجہ باغی ہو گیا تھا۔ اور اس نے خودکشی کر لی تھی

اس عبارت کے بعد کہ ... کپتان اپنے خیمہ میں بیٹھا ہوا کچھ کر رہا تھا اسکا رخ دروازہ کی طرف تھا اتفاق سے اسکی پلٹن کا ایک گورا بیمارون کا لباس پہنے ہوئے آیا اور کہا کہ صاحب میں چاہتا ہوں کہ میری تنخواہ کا بقیہ حصہ میری ماں کے پاس بھیجا جائے اسکا نام اور پتہ یہ ہے کپتان نے کہا بہت اچھا اور اس سے پتہ لیکر گورا وہان سے چلا آیا تھوڑی دیر بعد کپتان نے خیال کیا کہ گورہ سپاہیانہ لباس میں نہین آیا تھا یہ بہت نازیبا نظر انداز ہونے کے قابل نہین ہے اس لئے اسیوقت اپنی کمپنی کے سارجنٹ کو بلایا اور پوچھا کہ تم نے گورے کو کیوں میرے پاس ایسی حیثیت مین آنے دیا۔ سارجنٹ متحیر ہوا اور کہا آپ نہین جانتے آج ہی وہ قبرستان بیماری کے لباس مین دفن ہوا ہے کیا آپکو یقین ہے کہ وہ ہی تھا کپتان نے کہا ہان دیکھو وہ یہ پتہ لکھا ہے سارجنٹ نے کہا یہ سخت تعجب کی بات ہے کہ آج سب اسباب نیلام ہوا ہے اور مجھے نہین معلوم تھا کہ کہاں اسکی قیمت

بھی جائے - چہ صحیح تھا تحقیقات کرنے سے صحیح ثابت ہوا اور نوجی گورنر اسکا بہت برا پڑا -

کھیری ہائی سکول کا ایک طالبعلم کرکٹ ورلی کے ساتھ لکھنؤ آیا تھا افسوس دریائے گومتی مین ڈوب کر مرگیا - گومتی کمبخت منحوس واقعی ہے -

سندیلہ کے علاقہ قادر گنج مین دریائی چورون نے کئی خون کرڈالے سات ڈاکو گرفتار کرلیے گئے -

مسٹر ... ڈسٹرکٹ جج کانپور لکھنؤ مین ہاکی کھیلتے ہوئے سخت مجروح ہوئے گیند اچٹ کر ناک پر بیٹھی ناک بچی بچی ہوگئی اسپتال بھیجے گئے -

اسلامی - شعبان کی پندرھوین شب یعنے شب برات کو حسب معمول قصر یلدز مین قرآن مجید کی قرات کا جلسہ ہوا - جلالتمآب سلطان المعظم اور اکثر معزز درباری عہدہ دار موجود تھے - دن کو مرہ سلطانیہ کے دیوان اوقات سے ... زمین منتقل کرنے کا جلوس نہایت شان کے ساتھ انجام پایا -

قسطنطنیہ مین روٹی کا نرخ گران ہوجانے کی وجہ سے سلطان المعظم نے حکم دیا ہی کہ بلاد عثمانیہ سے غیر ملکون مین غلہ کی برآمد روک دیجائے اور بیرونی غلہ اور آٹے کو محصول چنگی سے بری کردیا جائے تاکہ اسطرح گرانی کی شکایت ...

ہماہ معظمہ کی خبرون سے پایا جاتا ہی ... سالگرہ ولادت سلطانی کے روز وہان نہر زبیدہ سے شہر مین پانی لانے کا افتتاح کیا گیا - جس سے ... کے زمانہ مین قلت آب کی شکایت رفع ہوجائیگی -

آرذو نامی دخانی جہاز جو فرانس کے کارخانہ نوا... مین تیار کیا گیا تھا بندرگاہ نوریان مین لایا گیا ہی تاکہ ہرطرح کی آزمایش کے بعد دولت عثمانیہ کے حوالہ کیا جائے -

قبول اسلام ۲۵ اکتوبر کو شاہی مسجد مین ایک سکھ لیڈی کے علاوہ (جسکا ذکر پہلے آچکا ہی) دو ہندو عورتون نے اسلام قبول کیا - اسلامی نام زینت اور کریم بی بی رکھا گیا -

حافظ آباد ضلع گجرانوالہ مین دیاسلائی بنانے کا کارخانہ چودھری ... سو قائم کیا گیا تھا افسوس کہ عدم فراہمی سرمایہ کی وجہ سے اسے بند کرنا پڑا - کارخانہ کا مال و اسباب ... نومبر کو بذریعہ نیلام فروخت ہوگا -

ذکیمہ میونسپلٹی کے ... مین سکرٹری کو سرکاری ترانہ کے ... روپے غبن کرنے کے جرم مین صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ رنگون کی عدالت سے ۳ سال قید سخت اور ۲۰۰ روپے جرمانہ کی سزا ہوئی -

جلالت مآب سلطان المعظم نے ناظم ریاست ... حجاز ... کو حسن خدمات کے صلے مین ... تمغا ... سے معزز کیا ہے

گوہمنٹ میسور نے اپنی ریاست مین مگریطاری کا افتتاح کیا ہی - اور اپنی تجویز کی ... ہزار روپے سالانہ کے خرچ سے اس قسم کے ۱۲۰ اسپتال قائم کیے جائینگے ان مین سے اجتک ... کھل چکے ہین -

لوکل - راوجی سندرجی ایک ۱۴ سالہ لڑکا باقدام لقب زنی و سرقہ پیش عدالت تھا مجرم کی کمسنی کا خیال کرکے صاحب مجسٹریٹ نے اوسے ۱۲ ضرب بید کی سزا دی -

تیلا رام جھوٹا لال ایک ۲۵ سالہ ہندو کرافرڈ مارکیٹ کے قریب سوار ہوا اور گاڑی مین اترتے وقت گر پڑا - دونون ہاتھ سخت زخمی ہوگئے - علاج کے لیے گوکلداس اسپتال مین رکھا گیا -

تیجی لال جوہری ایک ۳۰ سالہ ہندو کالبادیوی کے قریب چلتی ٹرام مین چڑھنے لگا گرپڑا - پیر کی ۳ انگلیان علاحدہ ہوگئین اسپتال مین زیر علاج ہے -

پانچواین مجسٹریٹ جعفر بھائی رحمۃ اللہ ... سکھارام ہری نامی ایک ہندو قلی میونسپل لیمپ کی بتی چرانے کے جرم مین پیش تھا - ملزم نے اقبال جرم کیا اور منظور کیا کہ پیشتر سزایاب ہوچکا ہی - صاحب مجسٹریٹ نے اوسے ایک ماہ قید سخت کی سزادی -

مسماۃ رہمن بائی پارسن جسکے گمشدگی کی خبر شایع ہوچکی تھی مل گئی -

بربھولال ناتالال نامی ایک ۲۰ سالہ ہندو وجوان کالبادیوی پر ایک تیز رفتار برقی ٹرام مین دوڑکر چڑھنے لگا - گرپڑا - پیر کچل گیا جو اسپتال مین کاٹ ڈالا گیا -

ایک ہندو گووندا نامی ملازم جی آئی پی ریلوے پٹری پر سے گرپڑا - کئی زخم آئے گوکلداس اسپتال مین علاج کے لیے بھیجا گیا مگر جانبر نہ ہوسکا -

یہ اخبار ... بالک ... مطبع ... واقع بمبئی بھنڈی بازار مین چھپا کر انہی کے ... مقام سے شایع کیا :